3- مورولبریشن فرنٹ

3.1- تاریخی پس منظر

فلپائن کے جزائر منڈاناؤ 'سولواور بے شمار دوسرے چھوٹے جزائر کے ایک کروڑ مورو مسلمان 400 سال طویل جنگ لڑنے کے بعد ایک بار پھر اپنا تشخص اور اپنی حیثیت اقوام عالم سے منوانے میں کامیاب ہوگئے۔اس طویل جنگ کے نتیجے میں فلپائن کے تیرہ مسلم اہمیت کے صوبوں میں جن میں منڈاناؤ 'اور سولو جیسے فلپائن کے سب سے بڑے جزائر بھی شامل ہیں مسلمانوں کوانکے تمام حقوق کے ساتھ اندرونی خودمختاری دینے کا اعلان کردیا گیا ہے۔

فلپائن براعظم ایشیا کے انتہائی جنوب مشرق میں بحرالکاہل اور بحرچین کے درمیان سات سو جزائر پر مشتمل ایشیا کا واحد عیسائی اکثریت کا ملک ہے۔چودھویں صدی کے آغاز میں اس ملک کے دواہم جزیروں منڈاناؤ اور سولو پر وہاں کے مسلمانوں نے اپنی الگ اور پورے علاقے کی مضبوط ترین اسلامی ریاست قائم کرلی تھی۔سولہویں صدی میں موجودہ فلپائن میں تین مسلم ریاستیں موجود تھیں۔سولو کی مسلم ریاست 'بگین دانو کی اسلامی ریاست اور منیلا کی اسلامی ریاست 'ان ریاستوں میں فلپائن کے اکثر جزائر شامل تھے اور اسلام تیزی سے پھیل رہا تھا۔ اسلام یہاں صدیوں پہلے عرب تاجر لائے تھے۔ ان کے حسن اخلاق 'ایمانداری اور سخاوت سے متاثر ہوکر لوگ جوق در جوق مسلمان ہونے لگے۔ اور پھرانہیں لوگوں نے یہاں اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی۔ یہ ریاست زمین کے اعتبار سے زرخیز تھی۔ مورو مسلمان اپنے مزاج کے لحاظ سے ہمیشہ جفاکش اور بہادر چلے آرہے ہیں۔ان کے علاقوں سے گرم مصالحہ اور قیمتی لکڑی یورپ اور عرب ممالک مین جاتی تھی۔

ان جزائر میں عیسائیوں کے غلبے کی تاریخ پندرھویں صدی سے شروع ہوتی ہے۔جب اس صدی کے آغاز میں سپین کے مسلمانوں پرزوال آنے لگا تھا۔سپین کے بادشاہ فرڈی نینڈ نے بڑی تیزی سے سپینی مسلمانوں کے بے دخل کرنا شروع کردیا۔یہاں تک کہ 1520ء تک عیسائی دوبارہ پورے سپین پر قابض ہوگئے۔ سقوط غرناطہ کے بعد سپین کے اگلے بادشاہ فلپ نے بحرالکاہل اور بحرچین کے درمیان جزائر کی طرف جنگی ٹیمیں روانہ کیں۔ان کا مقصد ان جزائر پر قبضہ کرکے وہاں سے جنوبی ایشیاء اور وسطی ایشیاء جانے والے جہازوں پر کنٹرول حاصل کرنا 'تجارتی اجارہ داری قائم کرنا اور عیسائیت پھیلانا تھا۔بعدازاں ان جزائر پر مشتمل ملک کا نام سپین کے بادشاہ فلپ کے نام پر فلپائن پڑ گیا۔ فلپ بادشاہ نے اپنے امیرالبحر کوروانگی سے پہلے حکم دیا۔''زبردستی جزائر

پر قبضہ کر کے لوگوں کو عیسائی بنا ڈالو"۔

یہاں کے مسلمانوں کو مورو کا لقب بھی حملہ آوروں نے حقارت سے دیا تھا۔ یہ نام پہلے پہل انہوں نے اندلس سے نکالے گئے مسلمانوں کے لئے استعمال کیا تھا۔ ایک ہسپانوی گورنر سینڈے نے اپنی افواج کو حملے کا حکم دیتے ہوئے کہا کہ "محمد کے فرقے کے لوگوں کو میرے پاس پکڑ کر لاؤ اور ان گھروں کو جلا دو یا تباہ کر دو جہاں یہ قابل نفرت عقیدہ سکھایا جاتا ہے۔ اور حکم دیدو کہ ایسے گھروں کو دوبارہ تعمیر نہ کیا جائے۔"

فلپائن کے جزائر پر قبضے کے سلسلے میں ہسپانوی افواج کو مورو مسلمانوں کی طرف سے زبردست مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ اس وقت منڈاناؤ اور سولو میں قائم مورو مسلمانوں کی اسلامی ریاست کے حکمران کا نام راجہ سلیمان تھا۔ راجہ سلیمان اور مورو مسلمان سقوط غرناطہ کی وجہ سے پہلے ہی سپین کے عیسائیوں سے سخت نفرت کرتے تھے۔ وہ اندلس کے مسلمانوں کا انجام دیکھ چکے تھے۔ اس لئے انہوں نے عیسائی افواج کے آگے ہتھیار ڈالنے سے صاف انکار کر دیا۔ غیر ملکی جارحیت بہت طاقتور تھے پھر بھی انہوں نے سولہویں صدی کے نصف آخر تک عیسائی افواج کو اپنی ریاست میں داخل ہونے سے روکے رکھا۔ راجہ سلیمان نے عیسائی افواج سے اپنی آخری جنگ کے دوران مورو مسلمانوں سے جو خطاب کیا تھا وہ آج بھی وہاں کے مسلمانوں کے لئے مشعل راہ بنا ہوا ہے۔ جنگ شروع ہونے سے قبل انہوں نے کہا۔

"ہم تمام قوموں کے ساتھ دوستی کرنے کے خواہش مند ہیں مگر انہیں جان لینا چاہیے کہ ہم کوئی بے جا زیادتی برداشت نہیں کر سکتے۔ جو بھی ہماری عزت و آبرو پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کریگا ہم اسے موت کے گھاٹ اتار دیں گے۔"

اپنے اس قول کی سچائی کے ثبوت میں راجہ سلیمان نے سر جھکانے کے بجائے سر کٹانے کو ترجیح دی۔ غلامی قبول کرنے کے بجائے جام شہادت نوش کیا۔ اس جنگ کے بعد سپین فلپائن کے اکثر جزائر پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ مگر اس کے باوجود اسے قبضہ بحال رکھنے میں بے شمار مشکلات کا سامنا تھا۔ کیونکہ مورو مسلمانوں نے راجہ سلمان کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کرتے ہوئے جنگلوں اور پہاڑوں میں چھپ کر سپین کی عیسائی افواج کے خلاف گوریلا جنگ کا آغاز کر دیا تھا۔ یہ گوریلا جنگ کم وبیش 400 سال تک جاری رہی۔ اس دوران اسپین نے مسلمانوں کی زبردست مزاحمت سے تنگ آ کر ان جزائر کو فرانس کے ہاتھ 20 لاکھ ڈالر میں فروخت کیا بعد ازاں فرانس والے مورو مسلمانوں کے جذبہ جہاد کو ٹھنڈا نہ کر سکے تو انہوں نے دو کروڑ ڈالر کے عوض امریکہ کو فلپائن کے جزائر پر اپنی اجارہ داری قائم کرنے کی اجازت دی۔ جزائر فلپائن کی امریکہ کو فروخت کو یہ شرمناک معاہدہ 1898ء میں فرانس کے شہر پیرس میں منعقد ہوا۔ 1896ء میں امریکی صدر میکنلے نے فلپائن کو مہذب اور عیسائی بنانے کا مقدس مشن ہاتھ میں لے لیا مگر آخری مسلم ریاست سولو پر امریکی 1914ء میں زبردست لڑائی کے بعد ہی قبضہ کر سکے۔ پھر بھی مسلمان سلطان کو رسمی طور پر بنگ مورو سلطنت کا حکمران مانا جاتا رہا۔ 1940ء میں سلطنت پوری طرح ختم ہو گئی۔

مورو مسلمان اپنی قسمت کا استعماری فیصلہ کیسے مان لیتے ۔ وہ غلامی قبول کرنے پر تیار نہ ہوے ۔ امریکہ بھی جلد ہی جان گیا کہ مورو جو صدیوں سے مزاحمت کرتے آ رہے ہیں ان کے حوصلوں کو شکست دینا ناممکن ہے ۔ چنانچہ ایک نئی حکمت عملی وضع کی گئی جس کے تحت ایک طرف منڈاناؤ اور سولو جیسے اہم مسلم اکثریت کے جزیروں پر شمال سے عیسائیوں کو لاکر آباد کرنا شروع کر دیا تا کہ مسلم اکثریت کو اقلیت میں بدلا جا سکے ۔ دوسرے امریکہ نے وہاں عیسائی مبلغ بھجوانے شروع کر دیئے ۔ جو ترغیب و تحریص کے ساتھ ساتھ جبر کے ہتھکنڈے استعمال کر کے مقامی آبادی کو عیسائی بنانے میں سرگرم ہوگئے ۔ اس کے باوجود امریکہ مسلمانوں علاقوں پر اپنے قدم جمانے میں کامیاب نہ ہو سکا تو اس نے عیسائی عوام کو اندرونی خودمختاری دیکر مسلمانوں کی قسمت مقامی حکمرانوں سے وابستہ کردی ۔ مقامی عیسائیوں نے امریکہ کی پشت پناہی میں ایسے قوانین وضع کئے جن کے تحت سولو اور منڈاناؤ کو فلپائن کی عیسائی مملکت کا حصہ قرار دیا گیا ۔ مسلم اکثریتی علاقوں میں ایسے قوانین نافذ کئے گئے جن کا مقصد نہ صرف مسلمانوں کا معاشی استحصال کرنا بلکہ انہیں قلت میں بدلنا تھا ۔ اس سلسلے میں سب سے پہلا کالا قانون 1935ء میں قانون آبادکاری کے نام سے جبراً نافذ کیا گیا ۔ اس قانون کے رو سے تمام مقامی مسلمانوں کے جاہل اور امن کے لئے خطرہ قرار دیکر انکی آزادی اور ملکیت کے حقوق سلب کر لئے گئے ۔ جبکہ ایک اور قانون جسے دولت کا قانون 141 کہتے ہیں مسلمانوں پر جبراً لاگو کر دیا گیا ۔ اس قانون کے تحت مسلمانوں کی تمام املاک اور زمینوں کو سرکاری تحویل میں لے لیا گیا ۔

3.2- مورو لبریشن فرنٹ کا قیام

حالات نے مسلمانوں کو مجبور کر دیا کہ وہ ایک بار پر اپنے حریت پسندانہ رلجہ سلیمان کے نقش قدم پر چلیں ۔ مسلمانوں کی قیادت باہمی مشاورت سے ایک عظیم مجاہد سلامت ہاشم کو سونپ دی گئی ۔ سلامت ہاشم نے مسلم مزاحمت کو منظم کیا اور انتہائی جدید خطوط پور ایک عسکری تنظیم قائم کی جس کا نام "مورو لبریشن فرنٹ" رکھا گیا ۔ مورو لبریشن فرنٹ کے مجاہدوں نے بے شمار چھوٹے بڑے معرکوں میں فلپائنی افواج کو بری طرح شکست سے دوچار کیا ۔ گوریلا جنگ کے دوران مجاہدین ایک بار ایک سرکاری ریڈیو سٹیشن پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہوگئے ۔ جہاں سے مورو عوام کے لئے عیسائی حکومت کے خلاف مسلح جدوجہد کرنے کے پیغامات نشر کئے گئے ۔ اس کے بعد جنگ جنگلوں اور پہاڑوں سے نکل کر گلی کوچوں میں پھیل گئی ۔ اس جنگ کی بدولت فلپائن کی افواج کو بہت زیادہ جانی و مالی نقصان برداشت کرنا پڑا ۔ فلپائنی افواج ظلم و جبر کی ساری چالیں چل کر بھی کئی مقامات پر شکست کھا کر پسپا ہونے لگے ۔

3.3- وحشیانہ مظالم

1975ء تک مورو مجاہدین ایک وسیع علاقے میں اپنی آزاد حکومت قائم کر چکے تھے ۔ مگر مسلمان ممالک کے بے حسی

اور یورپ کی طرف سے فلپائن کی حکومت کی ہر طرح کی امداد اور وسیع پیانے پر اسلحے کی فراہمی کی بدولت مورو مجاہدین زیادہ دیر تک اپنی حکومت برقرار نہ رکھ سکے۔ عیسائی افواج نے حریت پسند مسلمانوں پر وہ مظالم ڈھائے کہ شیطان بھی ان سے پناہ مانگے۔ صرف مورو تحریک سے نمٹنے کیلئے 1972ء میں فلپائنی افواج کی تعداد پچاس ہزار سے بڑھا کر تین لاکھ کردی گئی۔ اس فوج نے مسلمانوں کو مسلمان کے طور پر زندہ رہنے کی خواہش کی ایسی سخت سزا دی جس کی تاریخ میں کم ہی مثال ملتی ہے۔ دس برس کے عرصے میں ایک لاکھ سے زیادہ مسلمان شہید کردیئے گئے۔ چار لاکھ گھر ملبے کا ڈھیر بن گئے اور پچاس قصبے اور شہر تباہ کردیئے گئے۔ ان میں مسلمانوں کا قدیم پایہ تخت جزلو بھی تھا تیس لاکھ منیلا کے کے گردونواح میں تکلیف دہ حالات میں رہنے پر مجبور ہوئے۔ سینکڑوں مساجد شہید کردی گئیں۔ مدرسے اور باغات جلادیئے گئے۔

فلپائنی عیسائی مسلمانوں پر غالب آگئے۔ اس کے باوجود مسلمانوں نے ہمت نہیں ہاری اور عیسائی افواج کو مخصوص گوریلا جنگ سے نقصان نقصان پہنچاتے رہے۔ اس جنگ نے فلپائن کو بے حد مشکلات سے دوچار کردیا۔ مورو مسلمان ہر حال میں مسیحی غاصبوں کے لئے لوہے کے چنے ثابت ہوئے۔ اس جنگ کے دوران ایک بار فلپائن کے وزیر دفاع کارمیلو نے ایک اخباری انٹرویو کے دوران بتایا کہ باغیوں کے خلاف فوجی اقدامات پر فلپائن حکومت کو روزانہ پندرہ ملین ڈالر کی خطیر رقم خرچ کرنا پڑتی ہے۔

3.4-جنگ آزادی کا اعلان

اس مرتبہ مسلمانوں نے جنگ آزادی کا اعلان کیا تو کئی حریت پسند تنظیمیں وجود میں آگئیں۔ ان میں پہلے سے موجود مورو لبریشن فرنٹ نے زیادہ شہرت حاصل کی۔ آزادی کے لئے جہاد کے راستے کا انتخاب کرنیوالوں نے مورو اسلامک لبریشن فرنٹ تشکیل دے کر اساتذہ سلامت ہاشم کو فرنٹ کا سربراہ منتخب کرلیا اسلامک فرنٹ نے تیزی کے ساتھ مقبولیت حاصل کرلی اور افغان جہاد کے بعد اسکی مقبولیت میں بہت اضافہ ہوا ہے کئی دوسری مجاہد تنظیمیں بھی مصروف جہاد ہیں۔

1976ء میں مورو نیشنل لبریشن فرنٹ اور فلپائن حکومت کے درمیان تریپولی میں ایک معاہدے پر دستخط ہوئے۔ اس معاہدے کے بعد اسلامی بنیادوں پر جہاد آزادی شروع کرنے کیلئے طویل المعیاد منصوبہ بندی کی گئی۔ بنگشا مورو (فلپائن میں سلطنت اسلامیہ کا نام) کے چند نامور اور انقلابی رہنماؤں نے آزادی حاصل کرنے کیلئے سیکولر بنیادوں پر جدوجہد کرنے کے بجائے اسلامی جہاد کے نظریہ کی حمایت کی۔ اس طرح مورو اسلامک لبریشن فرنٹ وجود میں آیا۔ ایران کے اسلامی انقلاب او رافغان جہاد نے بنگشا مورو کے مجاہدین کے جذبہ جہاد کو جلا بخشی اور انکی حمایت کرنے والوں کا حوصلہ بڑھایا۔ احیائے اسلام کے نظریہ سے ہی بنگشا مورو کے مسلمانوں نے سمجھ لیا کہ جہاد ہی وہ واحد راستہ ہے جس کے ذریعے آزادی بھی حاصل کی جاسکتی ہے

اور آزادی کے بعد قرآن وسنت کے مطابق ایک اسلامی حکومت کا قیام بھی عمل میں لایا جاسکتا ہے۔

مورو نیشنل لبریشن فرنٹ اور مورو اسلامک لبریشن فرنٹ دونوں بنگشامورو کے عوام کی آزادی کیلئے لڑ رہے ہیں۔ دونوں فرنٹ مختلف نظریات اور مقاصد رکھتے ہیں۔ مورو اسلامک لبریشن فرنٹ تمام معاملات میں مکمل طور پر اسلامی تعلیمات کی پیروی کرتا ہے۔ اور جہاد فی سبیل اللہ کے ذریعہ دین حق کی سربلندی اور اسلامی حکومت کا قیام چاہتا ہے جبکہ مورو لبریشن فرنٹ سیکولر ازم کا علمبردار ہے اور وہ فلپائن کی سیکولر قومی حکومت کے اندر خودمختاری چاہتا ہے۔ یعنی مغرب بالخصوص امریکہ کی کٹھ پتلی حکومت کے ماتحت خودمختاری۔

بنگشامورو میں اسلامی تحریک کو جو مقبولیت حاصل ہوئی اور مجاہدین کی تعداد میں جس تیزی سے اضافہ ہوا یہ صورتحال فلپائن کی حکومت کیلئے پریشان کن تھی۔ فلپائنی حکومت ایسی ہی صورتحال سے دوچار تھی جو اسرائیل کو فلسطین میں درپیش تھی۔ فلسطین میں تحریک انتفادہ سے نپٹنے کیلئے اسرائیل نے یاسر عرفات کے ساتھ خفیہ مذاکرات کا آغاز کیا اور اس کا یہ تجربہ کسی حد تک کامیاب رہا۔ امریکی ہدایت پر فلپائن کی راموس حکومت نے بھی یہی پالیسی اپنائی کہ اسلامی بنیاد پرستوں کو کچلنے کے لئے سیکولر مسلم رہنماؤں سے مذاکرات کئے جائیں۔

1992ء میں جنرل راموس نے (MNLF) کے جلاوطن لیڈر نور مسواری کو نئی امیدوں کا پیغام بھیجا اور اسے یقین دلایا کہ فلپائن کی حکومت اس کی قوت کی بحالی میں اس کیساتھ بھرپور تعاون کریگی۔ 30دسمبر 1993ء کو نور مسواری فلپائن میں داخل ہوا تو اسے وی آئی پی کا سٹیٹس دیا۔

فلپائن کا صدر فائڈل راموس جو ماضی میں ایک جرنیل کی حیثیت سے کئی سالوں تک مورو مجاہدین سے لڑتا رہا تھا اس بات کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو گیا کہ مورو مسلمان ناقابل شکست ہیں۔ اس کے بقول اب تک ایک لاکھ بیس ہزار افراد اس تحریک میں مارے جا چکے ہیں۔ اس نے ملائشیا کے وزیراعظم مہاتیر محمد اور سابق ڈپٹی وزیراعظم انور ابراہیم کے صلاح مشورے سے نور مسواری سے مذاکرات کا سلسلہ شروع کیا۔

3.5-معاہدہ 1996ء

کئی ماہ تک مذاکرات کا سلسلہ جاری رہنے کے بعد بالآخر صدر راموس نے 2 ستمبر 1996ء کو انڈونیشیا کے سابق صدر سوہارتو اور وزیر خارجہ علی الاتاس کے موجودگی میں منڈاناؤ اور سولوسمیت مسلم اکثریت کے تمام علاقوں کو اندرونی خودمختاری دینے کا اعلان کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی مسواری کمانڈر انچیف ''مورو نیشنل لبریشن فرنٹ'' کو منڈاناؤ اور سولوسمیت چار صوبوں کا گورنر تسلیم کر لیا گیا۔ اور ان علاقوں کو مسلم منڈاناؤ کا خودمختار علاقہ قرار دیدیا گیا یہ معاہدہ ماضی کے معاہدوں کے مقابلے میں اس لحاظ سے کم

تر ہے کہ مسلمان فلپائن کے تیرہ صوبوں میں اکثریت رکھتے ہیں۔

1982ء کی مردم شماری میں انکی تعداد 6200000 سے زیادہ تھی جواب ایک کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ گزشتہ معاہدے میں تیرہ صوبوں پر مشتمل آزاد بنگشا مورو اسلامی ریاست تسلیم کی گئی تھی نئے معاہدے میں صرف چار صوبوں کو داخلی خود مختاری دی گئی ہے۔ اس معاہدے کے تحت ان علاقوں کے لئے ترقیاتی فنڈز بھی مخصوص کئے جائیں گے جہاں پچاس لاکھ مسلمانوں کو اقلیت میں بدل دیا گیا ہے۔ اس معاہدے کے تحت آئندہ تین برسوں میں ایک ریفرنڈم کے ذریعے ان علاقوں کو حتمی خود مختاری کا فیصلہ کیا جائیگا۔ معاہدے میں یہ بھی طے کیا گیا ہے کہ دس ہزار مسلمان مجاہدین کی قومی فوج اور پولیس میں ضم کر دیا جائیگا۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کو سرکاری ملازمتیں دی جائینگی اور عدلیہ اور مرکزی کابینہ میں بھی مسلمانوں کو موثر نمائندگی دی جائیگی۔ جبکہ مکمل آزادی نہ دیئے جانے پر دوسرے صوبوں میں مجاہدین کی جدوجہد جاری ہے۔ ان کی منزل تمام اکثریتی صوبوں کی مکمل آزادی ہے۔ اس سے کم پر وہ راضی نہیں۔ ان میں نورمسواری کی اپروچ سے زبردست مخالفت رکھنے والے بھی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ کہ مسواری جہاد سے تھک چکے ہیں۔

موجودہ معاہدے پر نورمسواری اور فلپائن کے صدر فائڈل راموس نے کئی غیر ملکی مندوبین کی موجودگی میں فلپائن کے دارالحکومت منیلا کے ملا کانگ محل میں دستخط کئے۔ محل کے باہر آزادی پارک میں کم و بیش 1500 افراد اور اخباری رپورٹر معاہدے کا انتظار کر رہے تھے۔ نورمسواری نے معاہدے پر دستخط کرنے کے بعد اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا۔

''مورو کے عوام جنگلوں میں ہروقت ہتھیار لئے پھرنے کے بجائے شہروں اور بستیوں میں پرامن زندگی گزار سکیں گے۔ ان کا صدیوں سے استحصال کیا جارہا تھا۔ اب وہ آزادی سے اپنے معاملات طے کرسکیں گے۔

مجاہدین کا بہت بڑا گروہ ابھی تک مصروف جہاد ہے اور اسے نورمسواری کے انداز اور فکر سے اتفاق نہیں۔ معاہدے کی تکمیل میں فلپائن کے ہمسایہ ممالک میں ملائشیا کا کردار مرکزی رہا۔ اس بات کا قوی امکان ہے کہ عنقریب مورو مسلمانوں کو مکمل طور پر اندرونی خودمختاری مل جائیگی۔ اب اس علاقے کا امن مغربی ممالک کو بھی بہت پسند ہے۔ ماضی میں منڈاناؤ اور سولو جزائر کو اہل یورپ اس لئے بہت زیادہ اہمیت دیتے تھے کہ یہاں سے انتہائی قیمتی مصالحہ جات یورپ لے جاتے تھے۔ آج یہ دونوں جزیرے اس لئے بہت زیادہ اہمیت کے حامل بن گئے ہیں۔ اور قدرتی گیس کے وسیع ذخائر دریافت ہو چکے ہیں۔ یورپی سرمایہ کاری اسی وقت ممکن ہوجاتی جب علاقے میں امن وامان قائم ہوجبکہ امن وامان کی کنجی مورو مسلمانوں کے پاس ہے۔ اسی وجہ سے اب فائڈل راموس ہرصورت مسلمانوں کو اندرونی خودمختاری دخودمختاری دے رہا ہے کہ منڈاناؤ اور سولو میں سرمایہ کاری مسلمانوں کے ساتھ ساتھ پورے فلپائن کی ترقی کا باعث بن سکے۔

جنگ کے عرصے میں بھی جب عیسائی مسلمانوں پر ظلم ڈھاتے رہے۔ مسلمانوں نے اپنے کردار وعمل کی عظمت سے

مقامی عیسائی آبادی کو متاثر کیا اور ہزاروں عیسائی اسلام قبول کرتے رہے۔ اسی بات کا نتیجہ کہ فلپائن میں مسلمان کی آبادی آج بھی روز افزوں ہے۔ تیرہ صوبوں میں قطعی اکثریت کے علاوہ وہ باقی صوبوں میں بھی قابل لحاظ تعداد میں موجود ہیں۔ پورے فلپائن کا رقبہ 289000 مربع کلومیٹر ہے۔ تیرہ مسلم اکثریت کے صوبوں کا رقبہ 60000 مربع کلومیٹر ہے۔ مورو مسلمان کئی نسلوں اور قبیلوں سے تعلق رکھتے ہیں ان میں بڑے دو قبیلے توسگ اور تمیگو ندتاؤ ہیں۔ ملک میں تین ہزار سے زائد مساجد ہیں جولو او رمراوی شہر مسلمانوں کے مذہبی مرکز سمجھے جاتے ہیں۔ مسلمانوں میں زیادہ سمجھی اور بولی جانیوالی زبان مرتاؤ کہلاتی ہے۔ جس میں قرآن پاک کا ترجمہ بھی موجود ہے۔ دینی لٹریچر زیادہ تر عربی میں ہے۔ پڑھے لکھے مسلمان عربی سے آشنا ہیں۔ اسلامی مدارس کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ ہے۔ جنوبی علاقے میں شرعی عدالتیں بھی کام کررہی ہیں۔ مواوی شہر کی اسلامی یونیورسٹی تعلیم وتربیت سے علماء تیار کرتی ہے۔ یہاں پانچ ہزار سے زیادہ طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ اس طرح سولو میں یہی کردار فلپائن مسلم کالج ادا کرتا ہے۔ دو ہزار طلبہ یہاں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ جنگ کی وجہ سے یہ کالج بند کردیا گیا تھا۔

صدیوں پہلے راجہ سلیمان نے آزادی کیلئے لڑتے شہادت حاصل کرنے کو ترجیح دی تھی۔ ان کے سامنے غرناطہ کے جہاد ترک کرنیوالے مسلمانوں کو عبرت ناک انجام تھا۔ راجہ سلمان آج بھی مورو مسلمانوں کے لئے مشعل راہ ہے۔ کردار کے اسی نمونے کو سامنے رکھ کر وہ کئی صدیوں سے سامراج کا مقابلہ کرتے آرہے ہیں۔ مسلم مورو لبریشن فرنٹ کو یقین نہیں آتا کہ عیسائی حکومت اور عالمی استعمار مسلمانوں کو آسانی سے آزادی دینے کیلئے تیار ہوگا۔ اس لئے وہ آزادی کامل تک جدوجہد رکھے ہوئے ہیں۔ مکمل خودمختاری ان کی منزل ہے۔ وہ اپنا جہادی تشخص آج بھی برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ مسلمان صرف جہاد کو جاری رکھ کر ہی باقی رہ سکتے ہیں۔ اندلس اور غرناطہ کے مسلمانوں کا نام ونشان بھی باقی نہ رہا جس کی وجہ سے جہاد کی راہ سے گریز کرنا تھا۔ (اخذ وتلخیص۔ عصر حاضر کی جہادی تحریکیں۔ از محمد شفیق ملک)